اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
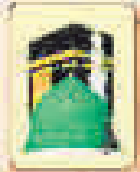
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند
حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص ٣٧٩) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

سیّدِ جلیل کی عقیدت

اسی واقعۂ مفتیِ حنفیہ کے وقت میں نے جناب سید مصطفےٰ خلیل برادر حضرت سید اسمٰعیل (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) سے کہا "ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْئٌ مِنْ ھُزْمَۃِ جِبْرِیْلَ" "آپ کے پاس سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ٹھوکر کا کچھ بقیہ ہے؟"[1] سیدزادے نے فرمایا: "نَعَمْ (یعنی ہاں)" اور کٹورے میں زمزم شریف لائے۔ میں اِسے ضُعف (یعنی کمزوری) کے سبب بیٹھا ہی ہوا پی رہا تھا، آنکھیں نیچی تھیں، جب نظر اٹھائی، دیکھا تو وہ سیدِ جلیل مؤدب ہاتھ باندھے کھڑے تھے یہاں تک کہ کٹورا میں نے اُنہیں دیا۔ یہ حال ان مُعظَّم ومُعزَّز بندگانِ خدا کے ادب واِجلال کا تھا۔

حضرت شیخ صالح کمال کی محبت

بایں ہمہ (یعنی اس سب تعظیم وتوقیر کے باوجود) شدتِ مرض وشوقِ مدینہ طیبہ میں جب وہ جملہ میں نے کہا کہ "روضۂ انور پر ایک نگاہ پڑ جائے پھر دَم نکل جائے۔" دونوں علمائے کرام کا غصے سے رنگ مُتغیَّر ہوگیا اور حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا: "ہرگز نہیں بلکہ "تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ ثُمَّ یَکُوْنُ" تو روضۂ انور پر اب حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو۔" مولیٰ تعالیٰ اُن کی دُعا قبول فرمائے۔

والِد محترم کی بشارت

ان کی اِس غایت محبت کے غصے نے مجھے وہ حالت یاد دلائی جو اس حج سے تیرہ چودہ برس پہلے میں نے خواب میں اپنے حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز سے دیکھی تھی۔ میں اس زمانہ میں بشدّت دردِ کمر اور سینہ میں مبتلا تھا اسے بہت اِمتداد و اِشتداد ہوا تھا (یعنی یہ درد بہت طویل وشدید تھا)۔ ایک روز دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور حضرت کے شاگرد مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کہ میرے پیر بھائی اور حضرت پیر مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدائی تھے۔ کم ایسا ہوا ہوگا کہ حضرت پیرو مرشد کا نام پاک لیتے اور ان کے آنسو رَواں (یعنی جاری) نہ ہوتے، جب ان کا اِنتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں

[1]: ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے زمین پر ٹھوکر ماری تھی جس سے زم زم نکل آیا تھا۔ (الجامع لاحکام القرآن، البقرۃ، تحت الآیت: ۱۲۵، ج۲، ص۱۹۶) غالباً یہاں اسی روایت کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔

اُترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضۂ انور کے قریب پائی تھی۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُشرَّف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں۔ عرض کی: یارسولَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا: ''برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔''[1] یہ وہی برکاتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں کہ محبتِ پیرومرشد کے سبب انہیں حاصل ہُوئیں۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

(پ ۲۸، الجمعۃ: ٤)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ **اللہ** کا فضل ہے جسے چاہے دے اور **اللّٰہ** بڑے فضل والا ہے۔

ہاں تو اس خواب میں دیکھا کہ مولوی برکات احمد صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بھی حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز کے ہمراہ میری عیادت کو تشریف لائے ہیں۔ دونوں حضرات نے مزاج پرسی فرمائی۔ میں شدتِ مرض سے تنگ آچکا تھا، زبان سے نکلا کہ ''حضرت دعا فرمائیں کہ اب خاتمہ ایمان پر ہوجائے۔'' یہ سنتے ہی حضرت والد ماجد قدس سرہ الشریف کا رنگ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا: ''ابھی تو باون برس مدینے شریف میں۔'' واللّٰہُ اَعلَم اِس ارشاد کے کیا معنی تھے مگر اِس کے بعد جو دوبارہ حاضریِ مدینہ طیبہ ہوئی ہے اُس وقت مجھے باون واں (52) ہی سال تھا یعنی اکاون برس پانچ مہینے کی عمر تھی، یہ چودہ برس کی پیش گوئی حضرت نے فرمائی۔ **اللہ** تعالیٰ اپنے بندوں کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلامانِ غلام کے کَفش بردار ہیں، علومِ غیب دیتا ہے اور وہابیہ کو جنابِ سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سے انکار ہے۔

---

[1]: حضرت مولانا برکات احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شرکت کا معاملہ ایسا ہے جس کی نظیر دورِ صحابہ میں بھی موجود ہے چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں آکر فرمایا ''لا حضر جنازة ابی بکر الصدیق'' ''مجھے ابوبکر کے جنازہ میں جانا ہے (فتوح الشام، ج ۱، ص ۷۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی تھی۔ (تاریخ الخلفاء، ص ٢٥) امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں ''امت کے نیک لوگوں کے جنازہ میں تشریف لے جانے وغیرہ ایسے امور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے افعال برزخیہ میں سے ہیں جیسا کہ احادیث واثار میں وارد ہوا۔'' (الحاوی للفتاوٰی، ج ۲ ص ۱۸۵ حدیث ۳۷۹٦)